سوال

(292) حاملہ خاتون کا تعویز پہننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون جب حاملہ ہوئی تو اس کی ساس نندوں کا اصرار تھا کہ وہ تیسرے مہینے میں تعویز پہن لے تاکہ کسی بھی قسم کے وار سے بچاؤ ہو جائے نیز ان سب کے ہاں ہی تقریباً بچے فوت ہوئے تعویز پہننے پر ہی زندہ بچے۔

خاتون نے تعویز پہننے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ اپنے رب پر متوکل تھی ویسے وہ نظر بد کی دعائیں آیۃالکرسی چاروں قل وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتی۔ اب اس کے ہاں بیٹا ہوا لیکن اللہ کی قدرت کہ وہ پیدائش سے دو دن قبل وفات پا چکا تھا۔ اب ساس اور نندوں کو موقع ہاتھ آ گیا کہ ہم کہتی رہیں لیکن تم نے تعویز نہیں پہنا اب نتیجہ دیکھ لیا اب بھی وقتاً فوقتاً اسے آمادہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اب وہ خاتون متذبذب ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے پہلے بھی اسے اپنے رب پر بھروسہ تھا وہ بیٹے کی وفات کو رب کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اس پر صابر ہے اب بھی اسے رب پر بھروسہ ہے لیکن ذہن کسی وقت شدید پریشان ہو جاتا ہے اور دل میں وسوسے آنے لگتے ہیں اسے کیا کرنا چاہیے؟ کیا رب سے استقامت کی دعا مانگنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایمانیات کے اجزاء میں سے اہم ترین چیز یہ ہے کہ آدمی کا یہ عقیدہ ہو۔

«ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن»

یعنی " کائنات میں وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ کی مشیت ہو اور جو وہ نہ چاہے اس کا وجود نا ممکن اور محال ہے بنیادی طور پر ایک مومن کا ایمان ہونا چاہیے کہ دم جھاڑ وغیرہ میں موثر صرف خالق حقیقی ہے اس کے سوا کوئی نہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہ السلام سے جو معجزات ظہور پذیر ہوئے یا نیک صالحین سے جن کرامات کا صدور رہے ان میں تاثیر پیدا کرنے والا صرف اللہ ہے اس امر کی واضح مثال قرآن میں قصہ موسیٰ علیہ السلام ہے جب ان کے سامنے لاٹھی کا سانپ بنا تو گھبرا کر دوڑنے لگے اگر وہ موثر خود ہوتے تو خوف زدہ ہونے اور بھاگنے کی چنداں ضرورت نہ تھی کچھ اسی طرح کا معاملہ تعویز اور دم جھاڑا کا ہے ان پر توکل اور بھروسہ کے بجائے نفع و نقصان میں اعتماد صرف ذات باری تعالیٰ پر ہونا چاہیے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ ... سورة الانعام

"اور اگر اللہ کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر (نعمت اور راحت عطا فرمائے) تو (کوئی اس کو روکنے والا نہیں) وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔''

دوسری جگہ فرمایا :

وَإِن يَمسَسكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلا كاشِفَ لَهُ إِلّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدكَ بِخَيرٍ فَلا رادَّ لِفَضلِهِ ۚ يُصيبُ بِهِ مَن يَشاءُ مِن عِبادِهِ ۚ وَهُوَ الغَفورُ الرَّحيمُ ١٠٧ ... سورة يونس

"اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تم سے بھلائی کرنی چاہیے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ۔"

اور جادو کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ۔

وَاتَّبَعوا ما تَتلُوا الشَّيـٰطينُ عَلىٰ مُلكِ سُلَيمـٰنَ ۖ وَما كَفَرَ سُلَيمـٰنُ وَلـٰكِنَّ الشَّيـٰطينَ كَفَروا يُعَلِّمونَ النّاسَ السِّحرَ وَما أُنزِلَ عَلَى المَلَكَينِ بِبابِلَ هـٰروتَ وَمـٰروتَ ۚ وَما يُعَلِّمانِ مِن أَحَدٍ حَتّىٰ يَقولا إِنَّما نَحنُ فِتنَةٌ فَلا تَكفُر ۖ فَيَتَعَلَّمونَ مِنهُما ما يُفَرِّقونَ بِهِ بَينَ المَرءِ وَزَوجِهِ ۚ وَما هُم بِضارّينَ بِهِ مِن أَحَدٍ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمونَ ما يَضُرُّهُم وَلا يَنفَعُهُم ۚ وَلَقَد عَلِموا لَمَنِ اشتَرىٰهُ ما لَهُ فِى الـٔاخِرَةِ مِن خَلـٰقٍ ۚ وَلَبِئسَ ما شَرَوا بِهِ أَنفُسَهُم ۚ لَو كانوا يَعلَمونَ ١٠٢ ... سورة البقرة

یہ مذکورہ چیزیں تو صرف ایک بذریعہ ہیں جن کے جواز اور عدم جواز کا انحصار صرف نبوت کی روشنی پر وقوف ہے مسنون دم کے لیے اہل علم نے بعض شرطیں بیان کی ہیں ۔

(ان تکون بکلام اللہ تعالیٰ او باسمائہ وصفاتہ وباللسان العربی اومایعرف معناہ من غیرہ وان یعتقد ان الرقیۃ غیر موثرۃ بنفسھا بل بتقدیر اللہ عزوجل '')(عون المعبود 4/21)

یعنی "دم اللہ کے کلام یا اس کے اسماء وصفات اور عربی زبان میں ہو دم معروف المعنی ہو اور یہ اعتقاد دکھا جائے کہ دم جھاڑا بذاتہ موثر نہیں بلکہ اس کی تاثیر اللہ عزوجل کی قضاء قدر سے ہے ۔

یہ غیر متنازع فیہ شئی کی تاثیر کا حال ہے جب کہ تعویز ویسے ہی متنازع فیہ شیء ہے تو اس میں اس حد تک غلو کیسے جائز ہوگا "بچہ اس لیے مرا ہے کہ ماں نے تعویز باندھنے سے انکار کر دیا تھا اس اعتقاد کا حامل انسان بلاشبہ مشرک ہے اسے فوراًاپنے غلط عقیدہ سے تائب ہونا چاہیے ،(واللہ ولی التوفیق)

موصوفہ کو قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر واذکار کی صورت میں اپنے رب سے مزید تعلق گہرا کرنا چاہیے تاکہ شیطانی وسوسوں سے نجات حاصل ہو رب کریم کا وعدہ ہے جو آسانی میں اسے یاد کرتا ہے وہ ایام ابتلاء میں اس کا دست وبازو بن جاتا ہے دعا :

«اللهم اجرنی » (١) اور «اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا » (2)

کا ورد کثرت سے کریں "ان شاء اللہ" مشکل آسان ہوگی لیکن قبولیت دعا کی بنیادی شرط اکل حلال اور کبائر سے اجتناب ہے ۔

---

1 ۔ مکمل دعاء : انا اللہ وانا الیہ راجعون ۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیر امنھا ... صحیح مسلم کتاب الجنائز باب ما یقال عند المصیبۃ (٢١.٢٧) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا قالت فلما توفی ابو سلمۃ قلت کما امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخلف اللہ لی خیر امنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

2 ۔ صحہ البانی صحیح ابی داؤد کتاب الوتر باب الاستغفار (١٥٢٥) صحیح ابن ماجہ کتابہ الدعاء باب الدعا عند الکرب (٣٨٨٢) والصحیحۃ (٢٧٥٥) واحمد (٦/٣٦٩) عن اسماء بنت عمیس

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص582

محدث فتویٰ